بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہِ رمضان میں خواتین سے متعلقہ چند مسائل

(1) کنواری اور دو شیزہ کا روزہ

کنواری لڑکی پر روزہ اُس وقت واجب ہو گا جب وہ بالغ ہو جائے یعنی اس کے اندر چار چیزوں میں سے کوئی ایک چیز پائی جائے :

1۔اپنی عمر کے پندرہ سال مکمل وہ کرلے۔

2۔ زیر ناف بال نکل آئیں۔

3۔احتلام یعنی نیند کے دوران انزال منی ہو۔

4۔ حیض شروع ہو جائے۔

جب ان چار چیزوں میں سے کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو لڑکی بالغہ شمار ہوتی ہے اور اس پر شرعی احکام لاگو ہوں گے ، اس پر روزہ واجب ہے خواہ اس کی عمر دس سال ہی کیوں نہ ہو (اگر نکتہ 2،3،4 میں سے کوئی ہو)اسی طرح دیگر عبادات کی ادائیگی بھی اس پر واجب ہو گی جس طرح بڑی عمر کی عورت پر واجب ہوتی ہے۔

(2) حیض ونفاس والی عورتیں

1) حیض ونفاس والی عورتوں کیلئے روزہ رکھنا حرام ہے اگر کوئی رکھ بھی لے تو اس کا روزہ نہیں ہو گا۔اس کی دلیل اس حدیث سے ہوتی ہے: عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم " ألیس ذا حاضت لم تصل ولم تصم ؟" قلن بلی ، قال" فذلک من نقصان دینها " " حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا ایسا نہیں ہے (یعنی ایسا ہے) کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے" عورتوں نے کہا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہی ان کے دین کی کمی ہے " (صحیح بخاری کتاب الحیض باب: ٦حدیث :٣٠٤)۔اِسی طرح صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا " کان ذا یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاۃ " " یعنی جب ہمیں حیض لاحق ہوتا تو ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہ دیا جاتا تھا "(صحیح مسلم کتاب الحیض باب: ١٥حدیث:٦٩)

<u>معلوم ہوا عورتیں حالت حیض ونفاس میں روزہ نہیں رکھیں گی، البتہ بعد میں ان ایام کی قضا کریں گی۔</u>

2) اگر کوئی عورت روزہ سے ہو اور سورج ڈوبنے سے کچھ لمحہ پہلے اسے حیض یا نفاس کا خون آجائے تو اس کا اس دن کا روزہ باطل ہو جائیگا اور اس پر اس کی قضا واجب ہو گی۔

3) اگر عورت رات میں فجر سے کچھ پہلے پاک ہو جائے تو اس پر روزہ واجب ہو گا گرچہ وہ غسل فجر کے بعد کرے ۔

4) اگر کوئی عورت بحالت روزہ حیض آنے کا احساس کرے یا درد اور تکلیف محسوس کرے مگر حیض کا خون سورج ڈوبنے کے بعد ظاہر ہوا تو اس دن کا روزہ صحیح ہو گا، اور اس پر اس کی قضا لازم نہیں ہو گی۔

5) اگر کوئی نفاس والی عورت چالیس دنوں کے اندر پاک ہو جائے مثلاً بچہ کی پیدائش کے ایک ہفتہ بعد نفاس کا خون بند ہو گیا اور پاکی کی علامت ظاہر ہو گئی تو وہ روزہ رکھے گی اور اس کا روزہ صحیح ہو گا، البتہ پھر دوبارہ اگر خون آجائے تو روزہ ترک کر دے گی یہاں تک کہ پھر پاک ہو جائیں یا چالیس دن پورے کر لیں <u>کیونکہ نفاس کی آخری مدت چالیس دن ہے</u>، اور چالیس دن کے بعد آنے والا خون، اگر عورت کی عادتِ حیض سے مطابقت کر جائے تو وہ نماز اور روزہ ترک کر دے گی اور اس کو حیض سمجھے گی۔

(۳) روزہ کیلئے مانع حیض گولیوں کا استعمال

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں "مجھے ڈاکٹروں کے ذریعہ مانع حیض گولیوں کے نقصانات پر آگاہی ہوئی ہے اور یہ بات میرے نزدیک پایۂ ثبوت کو پہونچی ہے کہ مانع حیض گولیاں عورتوں کی صحت اور بچہ دانی پر اثر ڈالتی ہیں اس لئے ہم عورتوں سے کہتے ہیں کہ جو حیض اسے آیا ہے وہ من جانب اللہ بناتِ آدم پر مقدر ہے اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ صبر کریں اور اپنے آپ کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔ یعنی مانع حیض گولیاں استعمال کرنا درست نہیں۔

(٤) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں

1) جب حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں روزہ کی وجہ سے اپنی ذات پر یا اپنے بچہ پر خوف محسوس کریں تو وہ روزہ چھوڑ دے اور خوف زائل ہونے کے بعد جب ممکن ہو اپنے فوت شدہ روزوں کی قضا کرلیں۔

2) اگر کسی حاملہ عورت کو بحالت روزہ خون یا پانی آجائے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا اس کے روزے پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا .

(٥) وہ بوڑھی عورت جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو

اگر کسی بوڑھی عورت کیلئے روزہ رکھنا نقصان دہ ہو تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے ارشاد باری تعالی ہے " وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين " اور ایسے لوگوں پر جن کیلئے روزہ باعثِ مشقت ہو ایک مسکین کو کھانا دینا (روزہ کا) فدیہ ہے "أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ " (سورۂ بقرہ: ۱۸۴) ۔ مفسرِ قرآن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: " هو الشيخ الكبير والمرأة الكبيرة لا يستطيعان أن يصوما فليطعمان مكان كل يوم مسكينا " "یہ آیت عمر دراز بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کیلئے رخصت کے طور پر اتری ہے جو روزے نہ رکھ سکتے ہوں تو ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا دے دیں" (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب: ۵ حدیث: ۴۵۰۵)

(٦) ماہ رمضان میں بیوی سے مجامعت

1) اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی نے دیگر مہینوں کی طرح ماہِ رمضان میں بھی بیوی سے مجامعت کو حلال قرار دیا ہے مگر اس کیلئے کچھ حد بندی کر دی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے :"أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم ، هن لباس لكم وأنتم لباس لهن علم الله أنكم كنتم تختانون أنفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم ، فالآن باشروهن وابتغوا ما كتب الله لكم " روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے ، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگذر فرمالیا اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے" (سورئہ بقرہ: ۱۸۷) اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کو ماہِ رمضان میں افطار سے لے کر صبح صادق تک اپنی بیوی سے مباشرت کی اجازت دی گئی ہے

حالت روزہ میں بوس وکنار :

2) کیا مرد وعورت رمضان کے دنوں میں بوس وکنار اور ہنسی مذاق کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بحالت روزہ میاں بیوی کا ایک دوسرے سے بوس کنار اور ہنسی مذاق کرنا، مجامعت کے بغیر ایک دوسرے سے چمٹنا درست اور جائز ہے بشرطیکہ دونوں کو صحبت اور جماع میں پڑنے کا خوف نہ ہو۔ اور اگر بوس وکنار کے سبب منی خارج ہوجائے تو اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا اور اس دن کے روزے کی قضا واجب ہوگی۔

۳۔ اگر کوئی مرد بحالت روزہ اپنی بیوی سے جماع کرلے تو اس پر پانچ احکام مرتب ہوتے ہیں :

1. اس نے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔
2. اس کا روزہ فاسد ہوگیا۔
3. دن کا باقی حصہ کھانے پینے سے رکا رہے۔

4. رمضان گزرنے کے بعد اس دن کی قضا کرے۔

5. **کفارہ مغلظہ** ادا کرے۔ **کفارہ مغلظہ** یہ ہے ایک غلام آزاد کرنا۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو لگاتار دو ماہ روزے رکھنا۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا۔ عورت بھی اس معاملہ میں مرد کی طرح ہے بشرطیکہ وہ جماع پر راضی رہی ہو، اگر وہ جماع کیلئے مجبور کی گئی ہو تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں۔

(۷) بحالت روزہ عورتوں کیلئے زیب وزینت کی چیزوں کا استعمال

وہ چیزیں جن کے استعمال سے عورت کے چہرہ پر حسن وجمال پیدا ہوتا ہے مثلا صابون، کریم، پاوڈر، تیل اور سرمہ وغیرہ تو ان چیزوں کے استعمال سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اسی طرح مہندی، وغیرہ استعمال کر سکتی ہیں۔

(۸) رمضان کے روزوں کی قضا

مرد وعورت ہر ایک پر لازم ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے رمضان کے روزوں کی قضا کرلیں، اگر کسی کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا تھی اور اس نے تاخیر کی یہاں تک کہ دوسرا رمضان آگیا اور تاخیر کیلئے اس کے پاس کوئی عذر بھی نہیں تھا تو اب اس پر قضا کے ساتھ بہت سے علماء کے نزدیک ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی واجب ہے اور اگر تاخیر کسی عذر کی وجہ سے ہو تو اس پر صرف قضا واجب ہے۔

(۹) کھانے کا ذائقہ چکھنا

بعض عورتوں کو کھانا بناتے وقت نمک وغیرہ کا اندازہ نہیں ہو پاتا ہے, ایسی صورت میں وہ سالن کا کچھ حصہ زبان پر رکھ کر اس کا ذائقہ معلوم کر سکتی ہیں۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''لا بأس أن يتطعم القدر أو الشئ'' " روزہ دار کھانے یا کسی دوسری چیز کا ذائقہ چکھ لے تو کوئی حرج نہیں " (صحیح بخاری کتاب الصوم باب:۲۵).

(۱۰) خاتون اور مسجد

خواتین مسجدوں میں دو اغراض ومقاصد کیلئے آسکتی ہیں:

1) نماز میں شریک ہونے کیلئے خواہ فرض نماز ہو یا کہ تراویح۔

2) مسجد میں آکر اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل اور اس کی حمد وثنا بیان کرنے کیلئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''ذا استاذنت أحدکم مرأته لى المسجد فلا يمنعها'' " اگر تم میں سے کسی کی بیوی اس سے مسجد جانے کیلئے اجازت طلب کرے تو وہ اسے مت روکے " (صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب: ۳۰ حدیث: ۱۳۴)۔ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لا تمنعوا ماء الله مساجد الله'' اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے نہ روکو " (صحیح مسلم باب: ۳۰ حدیث: ۱۳۶)۔ بلکہ شرعی حدود وقیود کو مدّ نظر رکھتے ہوئے عورتوں کو نماز تراویح کے لئے مسجد میں آنے کی ترغیب دینی چاہئے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس کا خصوصی اہتمام کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے لئے مسجد میں الگ جماعت کا اہتمام کیا اور ان کے لئے مرد امام متعین فرمائے۔ [مصنف عبد الرزاق، رمضان لابن نصر، السنن الکبریٰ للبیہقی] لیکن یاد رہے مسجد کے چند آداب ہیں جن کا پاس ولحاظ رکھنا ہر خاتون کیلئے از حد ضروری ہے مثلاً: 1) دخولِ مسجد کی دعا۔ 2) تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں کا اہتمام ۔ 3) مسجد کا احترام۔ 4) اپنی آوازوں کو پست رکھنا۔ 5) خوشبو لگا کر نہ جانا۔ زیب وزینت کی چیزوں کو ظاہر نہ کرنا وغیرہ ۔

جمع وترتیب: الشیخ/ **اصغر علی سلفی** حفظہ اللہ

مراجعہ واضافہ: فضیلۃ الشیخ/ **مقصود الحسن فیضی** حفظہ اللہ